Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۹۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۹ شوال ۱۴۰۰ھ ، ۲۱ ظہور ۱۳۵۹ ہش ، ۲۱ اگست ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۹۱

لنڈن میں نہایت کامیاب خدمات دینیہ ذرائع ابلاغ میں وسیع چرچا

۔۔ گارڈین کو انٹرویو ۔۔ لنڈن براڈ کاسٹنگ ریڈیو پر نہایت کامیاب پروگرام

۔۔ اخبارات میں مؤثر مضامین

ربوہ ۲۰ ظہور / اگست ۱۹۸۰ء۔ ۱۷ اگست کو لنڈن سے آمدہ پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی کیبل گرام بنام جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت بھی اچھی ہے۔

۱۷ اگست کو بعد دوپہر افریقہ کے لئے روانگی ہے۔ ۱۸ اگست کو نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس پہنچیں گے۔ کیبل گرام میں لنڈن کے قیام کے دوران اہم اور کامیاب خدمات دینیہ کی تفصیل دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ۱۲ اگست کو با اثر ہفت روزہ جریدے گارڈین کے مذہبی نمائندے نے انٹرویو لیا۔ ۱۴ اگست کو پریس اور ریڈیو پر نہایت کامیاب پروگرام کے ذریعہ اہل برطانیہ کو پیغام حق پہنچایا۔ اسی شام لنڈن براڈ کاسٹنگ ریڈیو نے دس منٹ کی تفصیلی خبر کے ذریعہ بابرکت آمد اور مصروفیات دینیہ کا احسن رنگ میں ذکر کیا۔ اس سے اگلے روز گارڈین اور ریڈنگ لنڈن میں جماعت احمدیہ کے حق میں نہایت مؤثر مضامین شائع ہوئے۔ ۱۷ اگست کو بذریعہ ایمسٹرڈم نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس روانگی ہو رہی ہے۔

احباب کرام نہایت توجہ اور التزام سے دورے کی کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اب دورہ مغربی افریقہ کا نہایت اہم مرحلہ شروع ہو رہا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دورے کے اس حصے کو بھی اپنی خاص تائیدات سے نوازے اور جس طرح یورپ کے دورے میں الٰہی تصرفات کے نتیجہ میں یہ دورہ غیر معمولی کامیابیوں سے ہمکنار ہوا ہے۔ اسی طرح افریقہ کا یہ دورہ بھی نمایاں کامیابیوں کا مورد بنے اور سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق ملے۔ آمین۔

نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس تشریف آوری

مغربی افریقہ کے ممالک کا نہایت بابرکت دورہ شروع ہو گیا

مغربی افریقہ کے دورہ کے پہلے مرحلہ میں ۱۸ اگست ۱۹۸۰ء کو بخیریت تمام نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس پہنچ گئے۔ اس امر کی اطلاع لیگوس سے آمدہ کیبل گرام میں دی گئی ہے جو کہ پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے ربوہ میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام بھیجی ہے۔

یاد رہے کہ یہ دوسرا دورہ مغربی افریقہ ہے۔ اس میں نائیجیریا اور گھانا کا دورہ کیا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کا نہایت کامیاب دورہ کیا گیا تھا۔ جس میں نصرت جہاں سکیم کا نہایت زبردست پروگرام شروع کیا گیا تھا جس کے معجزانہ نتائج برآمد ہوئے۔ اور اس وقت مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں سکول کالج اور ہسپتال قائم ہیں۔

۔۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت بلڈ پریشر اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ سر کے زخم میں بھی ابھی درد باقی ہے۔ احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت بیگم صاحبہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر عطا کرے۔ آمین

۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بیٹے عزیزم منیر الحق صاحب شاہد ایم اے حال زاریہ نائیجیریا کو ۳ رمضان المبارک / ۱۴ اگست کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ نومولود کو صالح، نیک اور دین کا خادم بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اللہ ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین۔

ابو المنیر نور الحق مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

عاجزانہ درخواست دعا

از محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سلمہ

الفضل کے ذریعہ خاکسار اپنی علالت اور دعا کے لئے وقتاً فوقتاً درخواست کرتا رہا ہے۔ جماعت کے بہت سے احباب نے بذریعہ خطوط خاکسار کی عیادت کی ہے اور بہت خلوص کے ساتھ احباب جماعت اس عاجز کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ ان احباب نے حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ سے تعلق کی وجہ سے جس محبت کا اظہار کیا ہے اس سے خاکسار کے دل پر گہرا اثر ہے۔ خاکسار کوشش کرتا ہے کہ ان سب احباب کے خطوط کا جواب دے۔ تاہم الفضل کے ذریعہ خاکسار ایک دفعہ پھر ان سب احباب کا جو اس عاجز کے لئے دعائیں کرتے ہیں شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور خاکسار بھی ان کے لئے دعائیں کرتا ہے۔

خاکسار کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ مگر ابھی تک پوری طرح

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر طالب علم اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا:

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لیکر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے انکو جواب بھی دیا جائے گا!" (الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبد الحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں رمضان المبارک کی بہاریں

ہاتھ میں قرآن لئے

سرور کی ایک سحر انگیز دنیا کی تسخیر

درس القرآن کے ذریعے قرآن کے مطالب و معانی سیکھنے کی کوشش کا یہ نظارہ دنیا بھر میں اور کہیں نظر نہیں آتا۔

(الفضل کے نمائندہ خصوصی کے قلم سے)

دن کا آغاز رات کے آخری پہر بیدار ہوکر اپنے مولا کے حضور اشکوں کا نذرانہ پیش کرنے سے پھر سنتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں سحری کھانا، اذان ہوتے ہی مسجد کا رخ کرنا جہاں پر خصوصی درس حدیث کا التزام ہے دن کے کام کاج سے فراغت کے بعد بعد از نماز ظہر مسجد مبارک، میں درس القرآن، کامل تین گھنٹے تک انتہائی انہماک توجہ اور محویت سے قرآنی علوم و معارف حاصل کرنے کا جتن، افطار کے بعد کھانا کھانے سے فارغ ہوتے ہی نماز تراویح کے لئے مساجد کا رخ کرنا اور قاری و حفاظ کرام سے قرآنِ کریم کا ایک پارہ سننا اور صبح جلدی اٹھنے کے پیش نظر جلد سو جانا!

رمضان المبارک کا مہینہ یوں تو ہر شہر اور ہر ملک میں آتا ہے مگر احمدیت کے مرکز ربوہ میں اس کی روحانی تجلیات کا اظہار بڑا انوکھا، کیف زا اور روحانی لطف و جذب میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہوتے ہی یوں محسوس ہوتا ہے کہ ربوہ کے شہر پہ جیسے کسی اَن دیکھی طاقت نے نور اور پاکیزگی کی ایک سفید اجلی چمکدار اور نورانی چادر اڑھا دی ہو۔ اور ہر مرد و زن بچہ بوڑھا قرآن ہاتھ میں اٹھائے روحانی لطف و سرور کی ایک سحر انگیز دنیا تسخیر کرنے نکل کھڑا ہوا ہے

اسی ماہ میں جہاں روزے رکھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے وہاں پر خصوصی عبادات اور ثواب حاصل کرنے کے دیگر متعدد مواقع بھی پیدا کئے جاتے ہیں ان میں خصوصی اہمیت

جیسے کسی اَن دیکھی طاقت نے سفید اجلی چمکدار نورانی چادر اڑھا دی ہو

کے حامل مرکزی مسجد یعنی مسجد مبارک میں ہونے والے درس حدیث اور درس قرآن حکیم ہیں۔ درس حدیث تو نماز فجر کے بعد صرف دس منٹ کے لئے ہوتا ہے۔ لیکن درس قرآنِ کریم نماز ظہر کے بعد سے نماز عصر تک جاری رہتا ہے اور اس طرح سے روزانہ قریباً تین گھنٹے تک قرآنی نکات و معارف حاصل کرنے کا شغل جاری رہتا ہے۔

درس القرآن

رمضان المبارک کو قرآنِ کریم سے ایک خاص نسبت ہے اس مقدس مہینے کے اعزاز کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسی میں قرآن کریم نازل ہوا۔ اس لئے اس ماہ میں قرآن کریم کے خصوصی درس کا انتظام مرکز احمدیت کا ہمیشہ سے طرۂ امتیاز رہا ہے اور اس ماہ میں کامل تین گھنٹے تک روزانہ قرآن کے معارف سننے کا التزام دنیا بھر میں اور کہیں نہیں ہوتا۔ یہ روایت حضرت حکیم الامت حافظ حاجی الحرمین مولانا نورالدینؓ کے وجود باجود سے شروع ہوئی جو کہ قادیان میں درس قرآن دیا کرتے تھے اور ان کے بعد سے یہ سلسلہ اب تک بڑی پابندی اور تواتر سے چلا آرہا ہے۔ کوئی رمضان ایسا نہیں گذرتا جس میں پورے قرآنِ کریم کا درس نہ دیا جاتا ہو۔ ربوہ میں کسی ایک رمضان کا تصور ہی نہیں۔

قرآنِ کریم کا درس جو علماء کرام دیتے ہیں ان کی تعداد دس ہے جو کہ تین تین پاروں کا درس دیتے ہیں۔ ہم نے ان میں سے سب سے پرانے درس دینے والے اور سب سے نئے درس دینے والے علماء سے گفتگو کی۔

محترم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب

محترم مولوی صاحب نے ایک ملاقات میں بتایا کہ وہ ۳۲ سال سے قرآنِ کریم کا درس دے رہے ہیں۔ سب سے پہلے انہوں نے ہجرت ۱۹۴۷ء کے بعد لاہور میں رتن باغ میں ۱۹۴۹ء میں درس دیا۔ جب کہ انہوں نے اکیلے ہی سارے قرآنِ مجید کا درس دیا۔

مولوی ابوالمنیر صاحب نے درس القرآن کی تاریخ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ درس سب سے پہلے حضرت حافظ حاجی الحرمین مولانا نورالدینؓ دیا کرتے تھے۔ جس کو انہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں بھی جاری رکھا۔ پھر حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ اکیلے سارا مہینہ درس دیتے رہے۔ یہ سلسلہ ان کی وفات ۱۹۲۹ء تک جاری رہا۔ اس کے بعد جماعت کے علماء میں سے تین احباب، دس دس پارے فی کس کے حساب سے اور پھر ربوہ آکر پہلے پانچ پانچ پارے اور اب تین تین پاروں کا درس ہوتا ہے۔

درس القرآن کے بارے میں اپنا نکتہ نظر بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میرے پیش نظر تین باتیں ہوتی ہیں۔

(۱) قرآن مجید کے مشکل الفاظ کے ضروری لغوی معنے بیان کرنا۔

(۲) ترتیب آیات قائم کرکے مطالب پر روشنی ڈالنا۔ اور قرآنِ مجید کے ایک ایک رکوع میں سے مشکل ترین آیت کی تفسیر کرنا۔

انہوں نے بتایا کہ ۳۱ سالہ تجربے کے نتیجے میں مجھے اتنی مشق ہوگئی ہے کہ میرے لئے جتنا بھی وقت مقرر کیا جائے اسی میں ہی درس ختم کر لیتا ہوں۔ کبھی زائد وقت نہیں لیا۔ عین وقت پر شروع کرتا ہوں اور عین وقت پر ختم کر دیتا ہوں۔ اس مقصد کے لئے ضروری نوٹس لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ چونکہ وقت کی قید بڑی اہم ہوتی ہے اس لئے اگر نوٹس نہ لکھے ہوں تو مشکل ہو جاتی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ہر سال درس کے لئے علیحدہ تیاری کرتا ہوں۔ اور ہر سال کم از کم ایک نئی تفسیر پڑھ کر اس کے نوٹس لے کر درس میں بیان کرتا ہوں

انہوں نے کہا کہ غالباً وہ قرآنِ کریم کے تین دور مکمل کر چکے ہیں اور اب چوتھا دور ختم ہونے کو ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب کوئی نیا درس دینے والا درس دینا شروع کرتا ہے تو وہ قرآنِ کریم کی ابتداء سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شروع کرتا ہے اور اگلے سال وہ اسی جگہ سے درس شروع کرتا ہے جہاں اس نے پچھلے سال چھوڑا تھا اور پھر یہ سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔ حتّٰی کہ قرآنِ کریم کا پورا دور مکمل ہو جاتا ہے اور درس پھر سے پہلے پارے سے شروع کرتا ہے۔ آج کل چونکہ ایک سال میں ایک مدرس کے سپرد تین پارے ہوتے ہیں اس لئے قرآنِ کریم کا ایک دَور دس سال میں ختم ہوتا ہے۔

درس قرآن کے لئے خصوصی ہدایات

وہ ۳۱ سال سے ہر رمضان المبارک میں درس قرآن دیتے ہیں۔

احباب جماعت احمدیہ جانتے ہیں کہ تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کا عالی دماغ مصنف کون عظیم و مقدس ہستی ہے محترم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے اسی عاشق قرآن کے ساتھ لمبا عرصہ تفسیر قرآن کا کام کیا ہے اور تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کی تدوین میں اس پاک ہستی کے ہمراہ رہے ہیں میرے استفسار پر آپ نے بتایا کہ درس دینے والوں کے لئے تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کے "سخت ذہین و فہیم" مصنف کی ہدایات یہ ہوتی تھیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میرا دل کرتا ہے کہ میرے پاس دس پندرہ شاگرد ہوں اور میں ان کے درمیان بیٹھا ہوں۔ ایک کہے کہ اس نے فلاں تفسیر میں فلاں بات پڑھی ہے۔ دوسرا کہے کہ فلاں تفسیر میں اسی آیت کی یہ تفسیر کی گئی ہے تیسرا کسی اور تفسیر کا نکتہ بتائے اور یوں سب کی بات سننے کے بعد میں کہوں کہ اصل اور صحیح بات فلاں ہے۔ گویا وہ یہ چاہتے تھے کہ تفسیر قرآن کرتے ہوئے مختلف تفاسیر میں ایک آیت کی بیان کردہ تفسیر بیان کی جائے اور پھر اس پر محاکمہ کیا جائے کہ یہ بات صحیح ہے۔ باقی غلط ہیں۔

"علوم ظاہری و باطنی سے پُر" اس عظیم و جلیل ہستی کا کہنا تھا کہ درس کرتے ہوئے زیر نظر تفاسیر دو قسم کی ہونی چاہیئے ایک روایت کے لحاظ سے یعنی حدیث اور بزرگانِ سلف کی تفاسیر پر مشتمل اور دوسرے لغوی لحاظ سے تشریح کرنے والی اور تراکیب بیان کرنے والی

محترم مولوی صاحب نے بتایا کہ تیسرا نکتہ آپ نے یہ بتایا کہ آیات کا ربط معلوم کرنا چاہیئے کیونکہ آیت کو اگر ایک موتی سمجھا جائے تو ہار میں پڑے ہوئے ہونے کی صورت میں اس کی شان علیحدہ ہوگی اور ہار سے الگ کر کے اسے دیکھا جائے تو اس کی شان علیحدہ ہوگی آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی سورت کے ربط کا پتہ نہ چلے تو پوری سورت لکھ کر سامنے ایسی جگہ لٹکا لینی چاہیئے جہاں سے آتے جاتے اس پر نظر پڑے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کا مطلب سمجھا دیتا ہے۔

"اسیروں کی رستگاری کا موجب" اس وجود پاک کی یہ بھی ہدایت تھی کہ مشکل آیات کو حل کرنے کے لئے دوسری تفاسیر کو دیکھیں لغت عربی دیکھیں اور تو اور صرف و نحو پر غور کریں کہیں نہ کہیں سے وہ نکتہ مل جائے گا جس سے آیت

درس القرآن کا یہ نظارہ دنیا پھر کبھی نظر نہیں آتا

حل ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ تفسیر واقعاتی کو مدِ نظر رکھنا قرآنِ کریم کی شان کو بڑھانے کا موجب بنتا ہے کیونکہ قرآنِ کریم متعدد آنے والے واقعات کی نسبت پیشگوئیاں بیان کرتا ہے۔

محترم مولوی صاحب نے بتایا کہ انہوں نے سورۃ کہف کی آیات میں سے ۲۵ سال کے عرصہ کے حوالے سے ایک پیشگوئی نکالی تھی جو کہ ۱۹۷۴ء میں پوری ہوئی۔

نئے درس دینے والوں کے لئے

مولوی صاحب موصوف سے میں نے گذارش کی کہ آپ نئے درس دینے والے اصحاب کو کچھ مشورے دیں۔

اس پر انہوں نے کہا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس زمانے میں ضروری ہے کہ ہمارے مفسر حَکَم و عَدل اور ان کے جانشینوں کی تفاسیر

میرا دل کرتا ہے کہ میرے پاس دس پندرہ شاگرد ہوں اور میں ان کے درمیان بیٹھ کر تفاسیر قرآن کی اصلاح کروں

پر حاوی ہونے کی کوشش کریں۔ جو حصہ درس کا دینا ہے اس کے بارے میں یہ ساری تفاسیر پڑھیں ترتیب قرآن کو مدنظر رکھیں۔ ایک پرانی تفسیر کا ساتھ ساتھ مطالعہ کریں۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ قرآن مجید کو لغت کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کریں لغت کی کتاب "المنجد" ابتدائی واقفین زندگی کو جماعت نے لے کر دی تھی۔ کہ قرآن پڑھتے ہوئے جو مشکل الفاظ آئیں ان کو لغت سے حل کیا کریں۔ انہوں نے کہا کہ بعض اوقات ایک مشکل لفظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں زیادہ سے زیادہ جتنے منطبق کئے جائیں وہی صحیح تفسیر ہے۔ اس کے بعد دور حاضر کے اعتراضات کو مدنظر رکھنا بھی ضروری ہے تفسیر کبیر کے باعظمت اور مطہر و مقدس مصنف مشہور مستشرق وھیری اور لوڈیکے کے ترجمہ قرآن کو ہمیشہ مدنظر رکھتے تھے۔ اور انہوں نے جو اعتراضات کئے ان کا جواب دیتے رہتے تھے۔

میرے ایک آخری سوال کے جواب میں مولوی صاحب نے کہا کہ رمضان المبارک میں درس قرآن بہت زیادہ باریکیوں کے ساتھ نہیں دیا جا سکتا کیونکہ سننے والوں میں کم اور زیادہ علم کے سبھی لوگ ہوتے ہیں اور پھر عورتیں بڑی تعداد میں ہوتی ہیں اس لئے موٹی موٹی باتیں ہی بتائی جاتی ہیں انہوں نے کہا کہ اس قسم کے درس میں عوام کو ہی مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ نے اس سال پہلی دفعہ درس القرآن دیا ہے آپ نے رمضان المبارک کے پہلے تین ایام میں تین پاروں کا درس دیا ہے۔ صاحبزادہ صاحب ایک منجھے ہوئے مقرر ہیں معلومات کا بے پناہ ذخیرہ ان کے ذہن میں محفوظ رہتا ہے۔ پہلی دفعہ درس دینے کے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ وقت کے استعمال سے ناواقفیت نے بڑی دقت پیدا کی۔ کیونکہ یہ خطرہ تھا کہ ضروری چیزیں چھٹ نہ جائیں احتیاطاً زیادہ پوائنٹس ذہن میں رکھ لئے تھے جن میں سے بہت سی باتوں کو سمیٹنا پڑا۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ اصل مشکل یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی تفسیر بہت وقت چاہتی ہے۔ ایک پارے میں جو نکات ایک عام سامع کے ذہن کے نقطۂ نظر سے ضروری سمجھے جاتے ہیں ان کے بیان کے لئے تین گھنٹے کا وقت بہت تھوڑا ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ یہ بات بھی بڑی اہم ہے کہ گرمیوں کے روزوں میں درس دینے والے کے لئے مسلسل تین گھنٹے تک بولنا اپنی جگہ ایک مشکل مرحلہ ہے لیکن سننے والوں کے لئے یہ اور بھی بڑا امتحان ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ درس دینے والا خواہ کس معیار کا درس دے رہا ہو اس کا اپنا ذہن ہوشیار رہتا ہے۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ درس دیتے

حدیث کی تشریح میں نفس مضمون سے دور نہ جایا جائے

ہوئے کسی کو سوتا نہیں دیکھا گیا لیکن سامنے والے سامعین میں بچے بھی عورتیں بھی کمزور بوڑھے بھی رت جگے کے تھکے ہوئے بھی ہوتے ہیں پھر کسی جگہ پنکھے کی ہوا پہنچتی ہے کسی جگہ نہیں پہنچتی۔ اس لحاظ سے ہمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرکے مسلسل تین گھنٹے بیٹھے رہنا سامعین کی بہت بڑی قربانی ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ قرآن کریم کے مطالب سے آگاہی کرنے کے لئے یہ نظارہ دنیا کے پردے پر ربوہ شہر کے سوا اور کہیں نظر نہیں آتا۔ کہ صرف قرآن کریم کی محبت میں مختلف علمی معیار اور مختلف عمروں کے مرد و عورت مسلسل تین گھنٹے تک اس لگن اور توجہ کے ساتھ قرآن کریم سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔

"درس میاں صاحب تفسیر قرآن میں آپ کا نکتہ نظر کیا ہوتا ہے؟"

میرے اسی سوال پر محترم میاں صاحب نے کہا کہ درس کی تیاری کے لئے مطالعہ کرتے وقت جو چیزیں میں نے ذہن میں رکھیں وہ یہ تھیں کہ احادیث نبوی میں اس حصہ قرآن پر اگر کہیں روشنی ڈالی گئی ہو تو اس کا مطالعہ کیا جائے۔ پھر بانی جماعت کی تفسیر اور اس کے بعد تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کا مطالعہ کرکے اہم نکات کا انتخاب کیا جائے۔ اس کے بعد علمائے سلف کی تفاسیر کا مطالعہ تاکہ جن آیات کی تفسیر میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کو حل کیا جائے۔

اس سارے مطالعہ کے بعد یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ حالات میں اور سامعین کی علمی کیفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے جن میں بڑے بڑے علماء بھی شامل ہیں اور قرآن سیکھنے والے بچے بھی شامل ہیں۔ اس تفاوت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا پہلو نمایاں کئے جائیں۔

"کیا آپ نے اپنے درس میں گہرے مضامین بھی بیان کئے؟"

اس سوال پر میاں صاحب نے جواب دیا کہ علماء کے مذاق کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض لطیف مضامین کا سرسری ذکر کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ علماء میں تشنگی رہ جاتی ہے کہ درس میں ان کے ہاتھ کچھ نہیں آیا۔ اسی طرح انذار و ایمان کے تقاضوں کو بھی ملحوظ رکھنا پڑتا ہے۔ پھر قرآن کریم کی معجزانہ شان کی مثالیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ ہیبت و جلال دلوں پر بٹھانے والے مضامین تعلق باللہ لیکن ایسے مضامین وقت زیادہ لیتے ہیں اس لئے سوائے چند ایک نکات کے زیادہ پیش نہیں کئے جا سکتے۔

"آپ کے درس میں سب سے اہم بات آپ کے نزدیک کیا ہے؟"

محترم صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ سب سے اہم بات تفسیر صغیر کا تفصیلی ترجمہ ہے جو تھوڑے وقت میں بھی بیان ہو سکتا ہے اور اس کے ایسے پہلوؤں کو نمایاں کرکے سامعین کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے جو امتیازی شان رکھتے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر باقی چیزوں سے صرف نظر کرکے اگر درس دینے والا صرف تفسیر صغیر کے نکات کو ہی کھول کر بیان کردے تو سننے والوں کے لئے بڑا فائدہ مند ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ اگر تفسیر صغیر کو غور سے پڑھا جائے تو بہت سے نکات بھی سامنے آتے ہیں جن سے بڑے بڑے علماء اور فضلاء غیر معمولی استفادہ کر سکتے ہیں۔ میرے نزدیک اس پہلے تجربے سے جو میں نے سیکھا ہے وہ یہ ہے کہ زیادہ انحصار تفسیر صغیر پر ہی ہوتا ہے۔

میاں صاحب موصوف نے بتایا کہ انہوں نے اس درس کے لئے کوئی نوٹس تیار نہیں کئے اور جہاں تک تفصیلی نوٹس سامنے نہیں تھے اس کے باوجود بہت سے اہم پوائنٹس بیان کرنے سے رہ گئے۔ اس سلسلے میں میاں صاحب نے ایک نکتے کی بات یہ بتائی کہ تفسیر صغیر کے ترجمے میں بہت سے وہ مقامات جہاں پر عام ترجمے سے انحراف کیا گیا ہے وہ حقیقت سنگ میل ہیں تفسیر کے اور ان جگہوں پر گویا تفسیر کے اختلافات کے مضامین کے عنوان نصب ہیں جن کو حل کرنے کے بعد قرآن کریم کا حقیقی خوبصورت چہرہ سامنے آجاتا ہے۔

درس قرآن کے بعد اسی مہینے کی ایک خاص بات مسجد مبارک میں جماعت کے اہم علماء کا فجر کی نماز کے بعد درس حدیث ہے۔ درس قرآن تو صرف مسجد مبارک میں ہوتا ہے لیکن حدیث کا درس مسجد مبارک کے علاوہ دیگر مساجد میں بھی ہوتا ہے۔ لیکن مسجد مبارک میں چونکہ چوٹی کے علماء درس حدیث دیتے ہیں اس لئے احباب کرام دور دراز محلوں سے بھی کھنچے چلے آتے ہیں۔ اسی سلسلے نے بھی گفتگو کے لئے جن دو اصحاب کو چنا گیا ان میں سب سے پرانے مدرس اور سب سے نئے مدرس تھے۔

محترم مولانا ملک سیف الرحمن صاحب

جامعہ احمدیہ کے پرنسپل اور ۱۹۴۷ء سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مستند مفتی محترم مولانا ملک سیف الرحمن صاحب متبحر عالم دین ہیں۔ فقہ پر بہت گہری نظر ہے۔ انہوں نے ۵۴/۱۹۵۳ء کے لگ بھگ درس حدیث دینا شروع کیا اور اب انہیں مسجد مبارک میں رمضان کے مہینے میں درس حدیث دیتے ہوئے قریباً چھبیس ستائیس سال ہونے کو آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے یہ درس دس دن تک ایک فرد کے سپرد ہوتا تھا آج کل ایک درس دینے والا پانچ دن درس دیتا ہے۔

میرے سوالات کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ رمضان المبارک کے درس میں ابتدا میں وہ ایسی حدیثوں کا چناؤ کرتے ہیں جن میں زیادہ تر رمضان المبارک کی برکات و اہمیت کا ذکر ہوتا ہے۔ اس کے بعد اخلاقی موضوعات اس کے بعد ارکان اسلام یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل تاکہ ذہنوں میں ضروری مسائل تازہ ہو جائیں۔ اس کے علاوہ جب کبھی رمضان کے مسائل کوئی اور درس دینے والے بیان کر چکے ہوں تو اخلاقی پہلو لے لیتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر نماز کے بارے میں تساہل دیکھوں تو یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ ان دنوں میں نماز کے زیادہ سے زیادہ التزام کی تلقین کروں۔

اس دور کے حکم و عدل کے "فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء" کی ذات بابرکات کی درس حدیث کے بارے میں کیا ہدایات تھیں۔" اس سوال کے جواب میں محترم ملک صاحب نے کہا کہ ان کی ہدایات یہ تھیں کہ حدیث کے قریب رہنا چاہیئے۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے زیادہ دور نہیں جانا چاہیئے۔ اور لوگوں کو موقعہ دینا چاہیئے کہ وہ خود سوچیں۔ اس لئے تشریح میں مطلب کے قریب رہیں دوسری ہدایت اسی پاک وجود کی یہ تھی کہ حدیث کی اہمیت بیان کرنی چاہیئے خصوصاً اس لحاظ سے کہ یہ قرآن کریم کی تفسیر اور تشریح ہے۔ بہتر ہے کہ جن احادیث کا درس ہو اس کے ہم معنی آیات قرآنی کا بھی بیان کیا جائے۔ محترم ملک صاحب نے بتایا کہ اسی بات کی زیادہ ہدایت تھی کہ پہلے آیت پڑھ کر پھر اس کے مطابق حدیث بیان کی جائے۔

حدیثوں کے چناؤ کے بارے میں ملک سیف الرحمن صاحب نے جو کہ جماعت احمدیہ کے مفتی بھی ہیں کہا کہ چونکہ میرا تعلق فقہ سے ہے اس لئے میں حدیث کے درس میں فقہی مسائل کو بھی زیر بحث لے آتا ہوں یہ خاص میرا اپنا انداز ہے۔

انہوں نے کہا کہ ایک درس میں جو کہ دس منٹ کا ہوتا ہے میں تین چار حدیثیں بیان کرتا ہوں زیادہ لمبا درس دینے کا قائل نہیں ہوں تاکہ لوگ اکتا نہ جائیں۔

درس حدیث کے سلسلے میں ایک اعلیٰ ترین مثال کے طور پر انہوں نے حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا ذکر کیا اور بتایا کہ قادیان میں حضرت میر صاحب درس بہت ہی مفید اور پُر از معلومات ہوتا تھا۔ ان کے درس کا۔ ان کے درس کا سننے کو سارا قادیان امڈ آتا تھا۔ وہ کبھی عصر کے بعد کبھی صبح کی نماز کے بعد درس دیتے تھے اور رمضان کے علاوہ بھی ان کا درس ہوتا تھا۔

نئے درس دینے والوں کو محترم ملک سیف الرحمن صاحب نے نصیحت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں جو حکیمانہ اور مختصر ہیں ان کی وضاحت زیادہ کی جائے کیونکہ آپ کو جوامع الکلم عطا ہوئے ہیں ان کی وضاحت پر زیادہ توجہ صرف کی جائے ایک پہلو پر رہا جائے۔ اسی سلسلے میں موجودہ درس دینے والوں میں بطور مثال ملک صاحب نے میر محمود احمد صاحب ناصر کا ذکر کیا جن کا درس بہت اچھا اور مکمل ہوتا ہے۔

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ حدیث کے صرف فقہی پہلو یا روائتی پہلو کو لیتے ہیں اور دوسری جانبین تاریخ سے یا سباق و سباق کو مدِ نظر رکھ کر کرتے ہیں۔

ملک صاحب نے کہا کہ میر محمود احمد صاحب کو جو کہ آج کل امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں مبلغ انچارج ہیں ایک حدیث سے پھوٹنے والے مختلف مضامین بیان کرنے کا خاص ملکہ حاصل ہے۔

ملک سیف الرحمٰن صاحب نے حدیقۃ الصالحین کے نام سے حدیثوں کا ایک قابلِ قدر مجموعہ بھی مرتب کیا ہے اس کے علاوہ اور کتب بھی لکھی ہیں جن میں اسلام اور غیر مسلم رعایا، قواعد الحدیث، اسلامی نماز، یتیم پوتے کا ورثہ شامل ہیں۔

ان کے ذاتی حالات پر مبنی کتاب احمدیت اور اس کا نفوذ بھی زیرِ ترتیب ہے۔

محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب

درس حدیث دینے والوں میں سے سب سے نئے قریباً بیس سال تک افریقہ میں دینِ حق کی اشاعت و تبلیغ میں صرف کرنے والے مبلغ اور مبشر محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب ہیں جو آج کل جامعہ احمدیہ میں ترجمہ تفسیر القرآن اور حدیث پڑھاتے ہیں۔ انہوں نے ایک گفتگو میں بتایا کہ وہ حدیثوں کے چناؤ میں اخلاقی اسباق پر مشتمل احادیث کا خیال رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اصل کام یہ ہے کہ ایسا وعظ و نصیحت ہو جس سے معاشرے کی اصلاح کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال بھی انہوں نے یہی التزام رکھا ہے یہ دس منٹ کے درس میں تین چار حدیثیں بیان کرتے ہیں تاہم انہوں نے بتایا کہ اس سال آخری دن صرف ایک ہی حدیث کی تشریح میں اور وہ بھی پوری بیان نہیں کی۔ سارا وقت صرف ہوگیا۔ محترم صوفی صاحب نے بتایا کہ ان کی تشریحات کا ماخذ قرآن مجید اور ملفوظات ہوتے ہیں لیکن وہ ملفوظات کا کوئی اقتباس پڑھنے کی بجائے اس کا مفہوم زبانی بتاتے ہیں کیونکہ وقت کم ہوتا ہے اور لمبا اقتباس سنایا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ حدیث کی تشریح بہت ضروری ہے کیونکہ جب تک مناسب تشریح نہ کی جائے حدیث کی پوری طرح سمجھ نہیں آسکتی اس کی مثال بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حدیث ہے کہ انما الاعمال بالنیات۔ اب صرف یہ کہہ دینا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے کافی نہیں مثلاً ایک شخص نیک نیت سے صدقہ دیتا ہے یہ ہے تو ثواب کا کام لیکن اگر صدقہ کا مال چوری کا ہو تو اسلام اس کے عمل کو اچھا قرار نہیں دیتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نیت کے ساتھ ہی عمل بھی درست ہونا چاہیئے۔

انہوں نے بہترین درس حدیث کے طور پر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے قادیان میں دیئے جانے والے درسِ حدیث کا ذکر کیا اور اسے اپنا مشعلِ راہ قرار دیا اور کہا کہ ان کی نظر سے حدیث کا اس پائے کا عالم اور کوئی نہیں گذرا۔ لوگ ان کے درس میں جوق در جوق شامل ہوتے۔

محترم صوفی اسحٰق صاحب محلہ دارالعلوم غربی کی مسجد صادق میں رمضان المبارک کے دنوں میں صبح سات بجے سے نو بجے تک عورتوں کو ایک پارے کا درس قرآن دیتے ہیں اور یہ التزام پچھلے تین سال سے جاری ہے اور سارا مہینہ وہ تنہا ہی یہ درس دیتے ہیں۔ صوفی صاحب موصوف لائبیریا، یوگنڈا اور کینیا کے مشنوں کے انچارج رہ چکے ہیں۔ لائبیریا کے مشن کی بنیاد انہوں نے ہی رکھی تھی۔

مطالعہ کتب

خدام کے مطالعہ کے لئے
ماہ اگست ۱۹۸۰ء میں
کتاب
"جماعت سے خطاب"
اور ماہ ستمبر ۱۹۸۰ء کیلئے
"توضیح مرام"
مقرر ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو ۳۱ اگست ۱۹۸۰ء کو ہوگا

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۳۱ اگست ۱۹۸۰ء بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ امیدواران کو انٹرویو کیلئے بذریعہ ڈاک مورخہ ۲۰/۸ اطلاع کر دی گئی ہے۔ اگر کسی کو چٹھی نہ ملی ہو تو فوری اطلاع دیں تا انہیں انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بھجوائی جا سکے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ۴۵۰ نمبر ہوں۔ ایف۔ اے پاس امیدوار کے لئے عمر کی زیادہ سے زیادہ حد ۱۸ سال اور بی اے پاس کے لئے ۱۹ سال کی حد مقرر ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

وسِّع مکانک

اس ارشاد خداوندی کے تحت مرکز سلسلہ میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے قیام کے لئے مہمان خانہ زیرِ تعمیر ہے۔ اخراجات کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ وہ جماعتیں جن کے ذمہ مہمان خانہ کی تعمیر کے لئے رقوم لگائی جا چکی ہیں بالخصوص اور احباب جماعت سے بالعموم درخواست ہے کہ براہ مہربانی اس سلسلہ میں اپنے عطایا جلد بھجوا کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(ناظر ضیافت)

دارالذکر لاہور میں فری کوچنگ کلاس

۲۲ اگست ۱۹۸۰ء بروز جمعہ سے مسجد احمدیہ دارالذکر میں نماز جمعہ کے بعد ہر جمعہ کو فری کوچنگ کلاس جاری ہوگی جس میں میٹرک، ایف۔ اے اور ایف ایس سی کے طلباء کو پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

اس لئے تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کو باقاعدگی کے ساتھ اس میں شرکت کی تحریک فرما دیں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

یک روزہ اجتماع

مورخہ ۲۹ اگست بروز جمعۃ المبارک مجلس خدام الاحمدیہ گکھڑ منڈی کے زیر انتظام یک روزہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں مرکز سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ محترم مرزا غلام احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور علمائے سلسلہ تشریف لا رہے ہیں۔ لہٰذا تحصیل کی تمام مجالس کے خدام سے درخواست ہے کہ وہ ٹھیک ۹ بجے تک مسجد احمدیہ گکھڑ منڈی پہنچ جائیں۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ گکھڑ منڈی
ضلع گوجرانوالہ

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں

لہٰذا کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ۱۹۸۰ء

منعقدہ ۷، ۸، ۹ نومبر ۱۹۸۰ء

پہلا اجلاس

۳-۳۰ تا ۳-۴۵ دعا۔ عہد نامہ۔ تلاوت قرآن مجید۔ مکرمہ شاہدہ قدسیہ صاحبہ
۳-۴۵ تا ۳-۵۰ نظم // امۃ الحی بشریٰ صاحبہ
۳-۵۰ تا ۴-۲۰ درس قرآن مجید مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۴-۲۰ تا ۵-۰۰ افتتاحی خطاب۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

نوٹ:۔ صدر صاحبہ کے خطاب کے بعد معیار اوّل کا سیمی فائنل مقابلہ ہال کے قریب چھوٹے گراؤنڈ میں ہوگا۔ ان میں سے دس بہترین مقررات چن کر ان کا مقابلہ سٹیج پر کروایا جائے گا۔

۵-۰۰ تا ۵-۱۵ پیغامات لجنات بیرون پاکستان
۵-۱۵ تا ۶-۰۰ مقابلہ دینی معلومات زبانی

نوٹ:۔ اس مقابلہ میں ہر لڑکی سے چار سوالات کئے جائیں گے جس میں کتابچہ دینی معلومات اور لجنہ مرکزیہ کی طرف سے دوران سال مطالعہ کے لئے مقرر کی گئی کتب میں سے سوالات کئے جائیں گے۔

۶-۰۰ تا ۶-۱۵ انعامات

وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام

دوسرا اجلاس

۷-۳۰ تا ۷-۴۰ تلاوت قرآن مجید مکرمہ نجم النساء صاحبہ
۷-۴۰ تا ۷-۴۵ نظم // خالدہ نسیم صاحبہ
۷-۴۵ تا ۹-۳۰ ہدایات و رپورٹ

(سیکرٹری تعلیم۔ سیکرٹری تجنید و اشاعت، سیکرٹری مال، سیکرٹری تربیت، سیکرٹری ناصرات، سیکرٹری موصیات، سیکرٹری اصلاح و ارشاد

دوسرا دن ۸ نومبر ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ

تیسرا اجلاس

۶-۳۰ تا ۷-۴۵ تلاوت قرآن مجید مکرمہ مستنصرہ مرزا صاحبہ
نظم // سمعیہ انجم صاحبہ۔ فیصل آباد
۷-۴۵ تا ۸-۳۰ مقابلہ حسن قرأت لجنہ اماء اللہ
۸-۳۰ تا ۹-۳۰ تقریری مقابلہ معیار اوّل (وقت فی تقریر پانچ منٹ)

عنوانات

(۱) اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے
(۲) احمدیت کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے۔
(۳) حکیم الامت حضرت مولوی نورالدین کی سیرت کے چند پہلو
(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا ایک درخشندہ پہلو (جود و سخا)

نوٹ:۔ اس مقابلہ میں بی۔ اے سے اوپر والی لڑکیاں شامل ہو سکتی ہیں۔ نیز اس دوران چھوٹے گراؤنڈ میں معیار دوم کا سیمی فائنل مقابلہ کروایا جائیگا

۹-۳۰ تا ۹-۵۰ خطاب حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
۹-۵۰ تا ۱۰-۱۰ تقریر مکرمہ رضیہ درد صاحبہ
(سیرت حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم)
۱۰-۱۰ تا ۱۰-۳۰ تقریر مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ مرکزیہ ("ذکر حبیب")
۱۰-۳۰ تا ۱۰-۵۰ تلاوت قرآن مجید۔ مکرمہ امتیاز احمد صاحبہ
۱۰-۵۰ تا ۱۱-۰۰ نظم // خالدہ اشرف صاحبہ

۱۱-۰۰ تا خطاب حضرت اقدس
تقسیم انعامات

وقفہ برائے نماز ظہر۔ عصر و طعام

چوتھا اجلاس (سہ پہر)

۳-۳۰ تا ۳-۴۰ تلاوت قرآن مجید مکرمہ امۃ الحیٔ بشریٰ صاحبہ
۳-۴۰ تا ۳-۴۵ نظم مکرمہ منصورہ شفیق صاحبہ
۳-۴۵ تا ۴-۱۵ درس حدیث مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۴-۱۵ تا ۵-۰۰ تقریری مقابلہ معیار دوم (وقت فی تقریر ۴ منٹ)

عناوین

(۱) دعا ایک عبادت ہے۔
(۲) لجنہ کی ترقی کے لئے ناصرات کی تربیت لازمی ہے۔
(۳) .... کی صداقت کے چند روشن دلائل
(۴) سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

۵-۰۰ تا ۵-۱۵ تقریر مکرمہ شوکت گوہر صاحبہ "تربیت اولاد"
۵-۱۵ تا ۶-۱۵ مشاعرہ

نوٹ:۔ حصہ لینے والی شاعرات دو ہفتے قبل اپنی نظمیں اور غزلیں مرکز میں بھجوا دیں۔ اس بات کو مدّنظر رکھا جائے گا کہ ان میں ہماری اسلامی اقدار اور روایات کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

۷-۱۰ تا ۷-۳۰ بیت بازی کا سیمی فائنل مقابلہ کروایا جائے گا۔

پانچواں اجلاس (بوقت شب)

۷-۳۰ تا ۷-۴۵ تلاوت قرآن مجید مکرمہ امۃ الحلیم رفعت صاحبہ
۷-۴۵ تا ۱۰-۰۰ شوریٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(۱) اس میں صرف نمائندگان شامل ہوں گی۔ تجاویز ۳۰ ستمبر تک بھجوا دیں۔ تاکہ ایجنڈا شائع کیا جا سکے۔ وہ تجاویز نہ بھجوائیں جو گزشتہ سالوں میں منظور یا نامنظور ہو چکی ہوں۔ نمائندگان آتے ہی ٹکٹ حاصل کر لیں۔

(۲) اس سال بھی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا انتخاب ہوگا۔ صدر کے لئے تین ۳ ناموں کا آنا ضروری ہے۔ نمائندگان آنے سے قبل اپنی لجنہ میں مجلس عاملہ کا اجلاس کروا کے بہنوں سے مشورہ کر کے آئیں۔

تیسرا دن ۹ نومبر ۱۹۸۰ء بروز اتوار

چھٹا اجلاس

۷-۳۰ تا ۷-۴۵ تلاوت قرآن مجید مکرمہ ناصرہ بشریٰ صاحبہ
۷-۴۵ تا ۷-۵۰ نظم مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ دارالرحمت شرقی نمبر ا
۷-۵۰ تا ۸-۰۵ تقریر مکرمہ امۃ النصیر قادر صاحبہ
(سیرت نبی کریمؐ قرآن مجید کی عملی تعلیم ہے)
۸-۰۵ تا ۸-۲۰ تقریر مکرمہ آنسہ احمد صاحبہ کراچی (اطاعت امام)
۸-۲۰ تا ۸-۳۰ تقریر مکرمہ ناصرہ فضل صاحبہ راولپنڈی (اسلامی تعلیم میں حقوق العباد)
۸-۳۰ تا ۹-۰۰ ذکر حبیب مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب۔
۹-۰۰ تا ۹-۴۵ بیت بازی کا مقابلہ
۹-۴۵ تا ۱۰-۳۰ فی البدیہہ تقریری مقابلہ (فی تقریر ۳ منٹ)
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۰۰ خطاب حضرت بیگم صاحبہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ مقابلہ حفظ قرآن

وقفہ برائے نماز ظہر۔ عصر و طعام

ساتواں اجلاس

۳-۳۰ تا ۳-۴۵ تلاوت قرآن مجید مکرمہ نسیم بشریٰ صاحبہ
۳-۴۵ تا ۳-۵۰ نظم // آنسہ مریم بشریٰ صاحبہ
۳-۵۰ تا ۴-۱۰ تقریر مکرمہ امۃ الحلیم زاہدہ صاحبہ نواب شاہ سندھ
(عورتوں کی اصلاح خود ان کے ہاتھ میں ہے)
۴-۱۰ تا ۵-۰۰ تقسیم انعامات
۵-۰۰ تا خطاب حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کی والدہ محترمہ مبارکہ سلطانہ صاحبہ بیوہ مکرم سید ارتضیٰ علی شاہ صاحب مرحوم آف کراچی جو مکرم محمد ابراہیم خاں صاحب امرتسری مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔ مورخہ ۷؍اگست ۱۹۸۰ء کو بوقت ۱۲ بجے شام کراچی میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز مورخہ ۸؍اگست بروز جمعۃ المبارک ربوہ لایا گیا اور اسی روز بعد نماز مغرب محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے مسجد مبارک ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

وفات کے وقت آپ کے تین لڑکے بیرون ملک میں تھے جو تدفین کے وقت شامل نہیں ہو سکے۔ مرحومہ مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب جو آج کل گیمبیا میں مقیم ہیں کی خوشدامن صاحبہ تھیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید ناصر ارتضیٰ علی ۲۴۴/۳ سٹریٹ ۱۹ شرف آباد کراچی ۵)

(۲) خاکسار کے چھوٹے بھائی میاں محمد افضل صاحب ولد میاں محمد احسن صاحب مرحوم آف بکٹ گنج مردان ۲۴؍جولائی ۱۹۷۹ء کو پشاور میں بوقت ۸ بجے شب وفات پاگئے۔ ان کا جنازہ پشاور سے مردان لے جایا گیا۔ اور دوسرے دن سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم کی صحت بہت اچھی تھی۔ اور بہت ملنسار تھے عمر تریسٹھ سال تھی۔ پشاور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں پرائیویٹ کا اپریشن ہوا جس کی وجہ سے جانبر نہ ہو سکے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکے تین لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑی۔ صرف ایک لڑکی شادی شدہ ہے اور دو بڑے لڑکے جرمن میں ہیں۔ ہم جماعت احمدیہ مردان اور پشاور کے احباب کے بہت ممنون ہیں جنہوں نے جنازے میں شرکت کی اور دو تین دن تعزیت اور غمخواری کیلئے گھر تشریف لاتے رہے احباب جماعت دعا فرمادیں کہ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔

(عبد اللطیف سینئر انجینئر (ریٹائرڈ) واپڈا۔ پشاور)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شیخ محمد رشید صاحب آزاد انبالوی محمدیہ کے سے لکھتے ہیں:۔

۲۶؍ستمبر ۷۸ء کو ایک حادثہ کی وجہ سے میری بائیں ران کی ہڈی جوڑ کے سے کئی انچ گھٹنہ کی طرف ہٹ گئی تھی۔ ہڈی کے غلط جُڑ جانے کی وجہ سے نہ صرف میری ٹانگ ڈیڑھ انچ چھوٹی ہو گئی ہے۔ بلکہ اور پیچیدگیاں پیدا ہو گئیں مثلاً ریڑھ کی ہڈی کمزور ہو گئی اور اس میں درد رہنے لگا۔ کمر کے پٹھوں میں بھی درد ہے جسمانی کمزوری کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور رہوں۔ اس وقت مجھے شدید درد گردہ ہے جو دن رات مسلسل جاری ہے

(۲) مکرم عبد البصیر صاحب بھٹی گھمولا درکاں سے لکھتے ہیں:۔

غلام نبی شاہ گھمولا درکاں ضلع گوجرانوالہ کے بڑے لڑکے عزیزم غلام احمد آج کل دماغی عوارض میں مبتلا ہیں۔

(۳) مکرم ملک مبارک احمد صاحب شیخوپورہ لکھتے ہیں کہ وہ گذشتہ ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔

(۴) مکرم نعیم احمد صاحب منظور بیدادپور ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ آج کل جوڑوں کے درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ حالت پریشان کن ہے۔

(۵) مکرم محمد طارق صاحب کارکن دارالضیافت لکھتے ہیں کہ ان کا بھتیجا عزیز آصف اقبال اور بھتیجی عزیزہ ساجدہ مقصود کوئٹہ میں بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

(۶) مکرم صفدر حسین صاحب عباسی مربی سلسلہ مقیم چک منگلا ضلع سرگودھا لکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ چک منگلا کے ایک مخلص دوست اللہ بخش صاحب اوّل منگلہ پر کچھ عرصہ ہوا فالج کا حملہ ہوا تھا جس کے نتیجہ میں ان کی دونوں ٹانگیں کمزور ہو گئی ہیں۔ سر میں چکر آتے رہتے ہیں اور بعض اوقات حالت بہت خراب ہو جاتی ہے۔

احباب ان سب مریضوں کی کامل و عاجل شفاء کے لئے دعا فرمائیں۔

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے ٹنڈر جو کہ ۱۰/۸/۸۰ کو وصول ہونے تھے اب ۲۸/۸/۸۰ کو بوقت ۱۰ بجے صبح وصول کئے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم ان منظور شدہ ٹھیکیداران کو جاری کئے جائیں گے جنہوں نے برائے سال ۱۹۸۰ء اپنے نام انلسٹ تجدید کروائے ہیں ٹنڈر فارم مورخہ ۲۷/۸/۸۰ کو ۲ بجے بعد از دوپہر تک دیئے جائیں گے۔ البتہ ٹنڈر ۲۸/۸/۸۰ بوقت ۱۰ بجے صبح خواہشمند ٹھیکیداران یا ان کے ایجنٹوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

دیگر شرائط مندرجہ ذیل ہیں

(۱) کوئی ٹنڈر بذریعہ ڈاک، وتار یا ٹیلیفون قابلِ قبول نہ ہوگا۔

(۲) ٹنڈر بغیر زرضمانت ناقابلِ قبول ہوگا۔ زرضمانت چالان خزانہ یا کسی شیڈول بنک کی کال ڈپازٹ کے ہمراہ قابل قبول ہوگا۔

(۳) ٹنڈر ان ٹھیکیداران کو جاری کئے جائیں گے جو تمام کاغذات اندراج ٹھیکیداری یا تجدید برائے سال ۱۹۸۰ء پیش کریں گے۔ بصورت دیگر کوئی ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔

(۴) کام کی شرائط اور تفصیلات یعنی شرح نقشہ جات ڈرائنگ وغیرہ کسی بھی دن دفتری اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

(۵) زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ بغیر وجہ بتلائے کوئی ایک یا تمام ٹنڈر منسوخ کر دے۔

(۶) مشروط ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔

(۷) ٹنڈر فارم دفتری اوقات میں بعوض مجوزہ فیس (ناقابلِ واپسی) ۲۷؍اگست ۱۹۸۰ء بوقت ۲ بجے بعد دوپہر تک لئے جا سکتے ہیں ٹنڈر وصول کرنے کے دن کوئی ٹنڈر جاری نہیں کیا جائیگا۔

(۸) کمپنی یا فرم کی صورت میں مختارنامہ ٹنڈر کے ہمراہ لگانا ضروری ہوگا۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	معیاد کام
(۱)	کشادگی اور مضبوطی جھنگ چنیوٹ روڈ میل ۳/۰ تا ۳۰/۰			
i	گروپ نمبر ۱ میل ۴ تا ۷	۲۷٬۵۰٬۰۰۰/-	۵۵٬۰۰۰/-	دس ماہ
ii	گروپ نمبر ۲ میل ۸ تا ۱۱	۲۷٬۵۰٬۰۰۰/-	۵۵٬۰۰۰/-	،،
iii	گروپ نمبر ۳ میل ۲۷ تا ۳۰	۲۷٬۵۰٬۰۰۰/-	۵۵٬۰۰۰/-	،،
iv	گروپ نمبر ۴ میل ۲۳ تا ۲۶	۲۷٬۵۰٬۰۰۰/-	۵۵٬۰۰۰/-	،،

IPL-4858 (فضل الٰہی قیصرانی مہتمم نشرواشاعت جھنگ)

بقیہ صفحہ ۶

پروگرام سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

مقالہ نویسی

عنوان:۔ اسلام ہی انسان کی روحانی اور جسمانی صحت کا ضامن ہے۔ یہ مقالہ جات یکم اکتوبر تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔

وظائف نصرت جہاں بیگمؓ اور نواب مبارکہ بیگمؓ کا امتحان آخری دن بروز اتوار صبح ۷ تا ۱۰ بجے لجنہ ہال کی اوپر کی گیلری میں ہوگا۔

برطانیہ میں تین مزید مراکزِ احمدیت قائم کر دیئے گئے

دو اور مراکز کی خرید کیلئے گفتگو جاری ہے

احباب کی قربانی قابلِ ستائش ہے

لنڈن ۔ برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے مرکز مسجد فضل لنڈن کے علاوہ تین اور مراکز ساؤتھ ہال مانچسٹر اور بریڈ فورڈ میں قائم کر دیئے گئے ہیں ۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کے ترجمان ماہانہ "احمدیہ گزٹ" نے اگست کے شمارہ میں یہ اطلاع دی ہے ۔ کہ دو اور مراکز ہڈرز فیلڈ اور برمنگھم میں مراکز کا قیام آخری مرحلے پر ہے ۔ ان میں سے ہڈرز فیلڈ کے مرکز کے لئے رقم ادا کر دی گئی ہے ۔ اور برمنگھم کے مرکز کی خرید کے لئے گفتگو جاری ہے ۔ احمدیہ گزٹ نے اطلاع دی ہے کہ قریباً ایک سال قبل برطانیہ کے مشنری انچارج مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے "مسجد فنڈ" کی سکیم شروع کی تھی ۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ برطانیہ بھر میں جماعت احمدیہ کے افراد کی نمازوں اور دیگر عبادات و تقاریب کی ادائیگی کے لئے مراکز قائم کئے جائیں ۔ اس فنڈ میں برطانیہ کے احباب و خواتین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ جولائی ۱۹۸۰ء کے شمارہ میں صرف دو مراکز کے قیام کا ذکر تھا جبکہ اب یہ بتایا گیا ہے کہ بریڈ فورڈ کا مرکز لیڈز روڈ پر ۳۱ ہزار چھ سو پاؤنڈ کے عوض خرید لیا گیا ہے ۔

جو مراکز اب تک خرید کئے جا چکے ہیں ۔ ان میں احباب جماعت اور خصوصاً خدام الاحمدیہ کے ارکان اپنی کوشش اور وقارِ عمل کے ذریعے سے ان مراکز کو نماز پڑھنے کی مساجد میں تبدیل کر رہے ہیں ۔

احمدیہ گزٹ لنڈن نے برطانیہ کے احباب سے اپیل کی ہے کہ جن لوگوں نے وعدے کئے ہیں وہ جلد از جلد ادائیگی کریں تاکہ برطانیہ میں مراکز احمدیت کی تعداد میں عرصہ دراز سے جو کمی محسوس کی جا رہی تھی اس کا ازالہ ہو سکے ۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
(درثمین)

سچائی کا آفتاب مغرب سے طلوع ہو چکا یورپ کے مراکزِ تثلیث میں خدا کی سچی توحید کا چرچا ہونے لگا ۔ وہاں تعمیر شدہ مساجد سے اللہ اکبر کی صدائیں گونجنے لگیں ۔ سید روحیں حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونے لگیں ۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ دینِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کام کرے لیکن یہ تو تخم ریزی ہوئی ہے ۔ اس بیج کی آبیاری کے لئے مالی قربانیوں کی ضرورت ہے ۔ اے مخلصین جماعت احمدیہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنایئے ۔ تاکہ ہم آئندہ صدی کا شایانِ شان استقبال کر سکیں ۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

عاجزانہ درخواست دعا

— (بقیہ صفحہ اوّل) —

بیماری ابھی گئی نہیں ۔ پاؤں کی ورم خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کم ہے ۔ کچھ دیر زیادہ بیٹھا رہوں تو پاؤں متورم ہو جاتے ہیں ۔ جگر اور معدہ کی تکلیف بھی ابھی کچھ باقی ہے ۔ خون کی کمی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرق گو پورا نارمل نہیں ہوا ۔ البتہ ٹانگوں میں کمزوری بہت ہے جس کا فکر ہے ۔ لہٰذا خاکسار احباب جماعت ۔ تمام صحابہ بزرگان بھائیوں ۔ بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خاکسار کی مکمل اور کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے کامل شفا عطا فرمائے ۔ اور صحت والی کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے آمین

خاکسار :۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

درخواستِ دعا

میرے مکرم اور مہربان دوست چوہدری علی محمد صاحب قیصر سب پوسٹ ماسٹر کچھ عرصہ سے صاحب فراش ہیں ۔ احباب سے اور بزرگانِ سلسلہ سے خاکسار کی عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

خاکسار ۔ گیانی عباد اللہ منیجر الفضل ربوہ

اعانت الفضل

مکرم محمد اشرف صاحب آف نائیجیریا افریقہ نے دو احباب کے نام خطبہ جاری کروانے کے لئے ۵۰ روپے ادا کئے ہیں احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے آمین

(منیجر الفضل ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

معیاری ادارہ
معیاری انگریزی ادویات
نظر و دھوپ کی عینکیں ہر قسم
نظر کی عینکیں
ڈاکٹری نسخہ کے مطابق بنائی جاتی ہیں
نظر کا معائنہ مفت
شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد
شاہ میڈیکو چنیوٹ ربوہ

بچوں کو مٹی کھانے کی عادت
کو دور کرنیوالی کامیاب
بے بی ٹانک (BABY TONIC)
قیمت فی شیشی -/۵ لٹریچر مفت
کیور ویل میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) لاہور ۔ کراچی ۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶
پاکستان

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴۰

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت
کے لئے آپ کا اپنا ادارہ
بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ
فون دفتر ۵۰۸
فون ہاؤس ۵۰۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah